سلسلۃ الکتاب و الحکمۃ 19

مقامِ رسالت کا عملی تصوّر

www.KitaboSunnat.com

تالیف
حافظ شفیق الرحمان زاہد

الحکمۃ
AL-HIKMAH TRUST

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

19
سلسلۃ الکتاب والحکمۃ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء : 107)

مقامِ رسالت
کا عملی تصور

تالیف
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد

www.KitaboSunnat.com

ناشر
شعبہ تحقیق وتالیف
AL-HIKMAH TRUST
الحکمۃ انٹرنیشنل
D.1-5 ٹاؤن شپ، نزد پائپ شاپ، مادرِ ملت روڈ، لاہور، پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

استادِ گرامی حضرت قبلہ فضیلۃ الشیخ

ڈاکٹر حافظ عبدالرحمان مدنی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

کہ جن کی ذاتِ گرامی قدیم آگاہ بھی ہے

اور جدید آشنا بھی

اسی لیے طالبانِ علوم نبوت

اُن کے چشمہ فیض سے کبھی بے نیاز نہیں ہوئے

میرا بھی آپ کی ذات سے یہی رشتہ ہے

فہرست مضامین

- حرفِ تمنا: دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کردے 5
- نبی ﷺ کائنات کا جمال وکمال 7
- نبی ﷺ کائنات کا مقام ومرتبہ 11
- رسول کائنات ﷺ کی خصوصیات 12
- رسول کائنات ﷺ کی بنیادی ذمہ داریاں 14
- بعثت نبوی ﷺ کے مقاصد 15
- انبیاء علیہم السلام کی بعثت میں حکمت 17
- رسول کائنات ﷺ پر ایمان لانا 18
- پہلی شریعتوں کے منسوخ ہونے پر ایمان لانا 19
- تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا 20
- نبی کریم ﷺ کو دل وجان سے عزیز جاننا 23
- رسول کائنات ﷺ کی تعلیمات پر ایمان لانا 24
- سنت رسول ﷺ کا مقام ومرتبہ تسلیم کرنا 25

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- احترام وتعظیم رسول ﷺ 28
- نبی مہربان ﷺ کی اطاعت واتباع کرنا 30
- رسول اللہ ﷺ پر بحیثیت قاضی ایمان لانا 31
- نبی کائنات ﷺ کو اللہ کا بندہ اور رسول تسلیم کرنا 32
- رسالت میں غلو کرنے سے اجتناب کرنا 33
- توہین رسالت ﷺ سے اجتناب کرنا 35
- گستاخ رسول کی سزا احادیث کی روشنی میں 38
- رسول پر درود وسلام بھیجنا 41
- عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لانا 42
- نیا پیغمبر آنے کی عقلی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟ 47

حرف تمنا

دہر میں اِسم محمد (ﷺ) سے اُجالا کر دے

مادیت پرستی کے بڑھتے ہوئے رُجحانات نے احساس مروت، احساس فکر، احساس زندگی اور احساس ایمان کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ معاشی ومعاشرتی سطح پر اعلیٰ مقام ومرتبہ، زندگی کی آسائش وآرام اور جاہ وجلال کے حصول کے لیے لوٹ کھسوٹ، ذخیرہ اندوزی اور ظلم وستم کا بازار گرم ہے۔ جدید مغربی نظریات اور الحاد پر مبنی غلط دینی تعبیرات سے اسلامی نظریات اعلیٰ اخلاقی وتہذیبی اقدار کو گھن لگ چکا ہے، جس کی وجہ سے اخلاقی گراوٹ، فحاشی وعریانی، فتنہ وفساد اور جہالت جیسی بیماریوں نے جنم لیا۔ اُمت مسلمہ میں پیدا ہونے والی ان بیماریوں کے علاج کے لیے ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ کو ہر زاویے سے قوم کے سامنے پیش کیا جائے۔

اُمت کی کامیابی اور کائنات کی بقا کا راز صرف اور صرف نبی ﷺ کی سیرت مبارکہ میں مضمر ہے۔ آپ ﷺ نے حقوق العباد، امن عالم، اعلیٰ اخلاقی رویوں، باہمی اتفاق واتحاد، محبت ومودت، جذبہ ایثار وقربانی، دوسروں کو اپنے اُوپر ترجیح دینا اور ان کا دُکھ درد محسوس کرنا غرض زندگی کے انفرادی واجتماعی شعبہ جات میں ایک آئیڈیل نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

آپ ﷺ کی تعلیمات جدید نسل کو جہاں نظریاتی وایمانی اعتبار سے دنیا کی ایک مضبوط، بااخلاق اور مہذب قوم بنائے گی وہاں مادی اعتبار سے بھی انھیں دنیا کی ترقی یافتہ قوم بنائے گی۔ امن عالم، قوم وملت کی آبرو، ظلم وجور کا خاتمہ، فکری ومعاشی پاکیزگی، دولت کی صحیح تقسیم، الحاد پر مبنی نظریات کا خاتمہ، کج روی سے چھٹکارہ، سودی واستحصالی معیشت سے نجات، طبقاتی کشمکش کا خاتمہ اور فلاح دارین کی راہ، آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہی میں پنہاں ہے اور اس کے بغیر دنیا و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت کی تباہی و بربادی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

رب کریم سے التجا ہے کہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماتے ہوئے میرے والدین گرامی، اساتذہ کرام اور جملہ معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنادے۔ آمین

کتبہ

حافظ شفیق الرحمان زاہد

مدیر: الحکمۃ انٹرنیشنل، لاہور

نبی ﷺ کائنات کا جمال وکمال

نبوت کا پس منظر

ساتویں صدی عیسوی میں سیدنا محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ یہ تاریخ کا بدترین دور تھا اور انسانیت کے مستقبل اور اس کی بقا وترقی کے لحاظ سے انتہائی تاریک اور مایوس کن۔ پوری انسانیت خودکشی کے راستے پر چل رہی تھی۔ ہر طرف قتل وغارت کا بازار گرم تھا اور چھوٹی چھوٹی بات پر چلنے والا لڑائی جھگڑا صدیوں پر محیط ہوجاتا تھا۔

بقولِ حالی نبی ﷺ کی آمد سے قبل عرب کی حالت کچھ اس طرح تھی:

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا　　کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا　　کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں　　یونہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

معاشرتی واخلاقی حالت انحطاط پذیر، انسانی فکر معیشت کے حصول اور جھوٹی عزت پر مشتمل تھی، یہ پراگندگی اس حدتک بڑھ چکی تھی کہ مخالفین کے قتل کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو قتل کرنا اور انہیں زندہ درگور کرنا کمالِ شرف گردانا جاتا اور اسے ناز کا بہت بڑا سبب سمجھنا ان کی فطرت ثانیہ تھی، جس کا ذکر حالی نے اپنی مسدس میں اس طرح بیان کیا ہے:

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر　　توخوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور　　کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جاکر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی　　جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

گو کہ انسان اپنے خالق اور مالک کو بھول چکا تھا۔ خود اپنی ذات اور اپنے انجام کو بھی فراموش کرچکا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے اندر بھلائی اور بُرائی میں تمیز کرنے کی بھی صلاحیت باقی نہ رہی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسانوں کے دل و دماغ کسی چیز میں کھو چکے ہیں۔ ان کو دین و آخرت کی طرف سر اٹھا کر دیکھنے کی بھی فرصت نہیں۔ روح و قلب کی غذا، اخروی فلاح، انسانیت کی خدمت اور اصلاحِ حال کے لیے ان کے پاس ایک لمحہ بھی نہیں تھا۔ بسا اوقات پورے معاشرے میں ایک شخص بھی ایسا نظر نہ آتا تھا جسے اپنے دین کی فکر ہو، جو ایک رب کی پرستش کرتا ہو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو، جس کے جگر میں انسانیت کا درد ہو اور اس کے ہولناک انجام پر کچھ بے چینی ہو، اس عالم گیر فساد کی اصلاح کرنے اور بنی نوع انسان کو گمراہی کی دلدل سے نکال کر ہدایت کی راہ پر ڈالنے کے لیے ساتویں صدی عیسوی کے دسویں سال فخر موجودات سیدنا محمد ﷺ کو منصبِ نبوت پر مامور فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیت تھی۔

اس عظیم حکمت الٰہی کے تحت خاتم النّبیین ﷺ چھٹی صدی عیسوی کی آٹھویں دہائی (۵۷۱ء) میں قریش مکہ کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے، جن کی تاباں و درخشاں سیرت طیبہ بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے مختصر پیش کی جا رہی ہے۔ ❶

بقولِ شاعر:

زندگیاں بیت گئیں اور قلم ٹوٹ گئے — تیرے اوصاف کا اِک باب بھی پورا نہ ہوا

ولادت باسعادت:

نبی ﷺ سوموار کے دن ۹ ربیع الاول یکم عام الفیل، ۲۰ اپریل ۵۷۱ء مکہ معظمہ، موسم بہار میں بعد از صبح صادق اور قبل از طلوع آفتاب پیدا ہوئے۔ ❷

عالی شان حسب ونسب:

نبی ﷺ حسب کے اعتبار سے اولادِ آدم میں سب سے اشرف اور والدین کی جانب سے نسب کے اعتبار سے سب سے افضل ہیں۔ ❸

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

❶ سیرت انسائیکلوپیڈیا، دارالسلام: ۱/۳۰۔ ❷ سیرۃ النبی ﷺ: ۱/۱۲۴، رحمۃ للعالمین: ۱/۴۷۔
❸ سیرۃ ابن ہشام: ۱/ ۱۸۱.

((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)) ❶

”بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو چنا، پھر کنانہ سے قریش کو چنا، پھر قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم سے اس نے مجھے منتخب فرمایا۔“

شجرہ طیبہ امام الانبیاء ﷺ

نسبی عظمت انسان کا نہایت قیمتی اثاثہ ہے۔ دنیا کی ہر قوم، ہر نسل اور ہر مذہب نے خاندانی طہارت ونجابت کی اہمیت تسلیم کی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو سب سے معزز خاندان میں پیدا فرمایا۔

آپ ﷺ کا سلسلہ نسب:

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطّلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قُصَیّ بن کِلاب بن مُرّہ بن کعب بن لؤیّ بن غالب بن فِہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خُزیمہ بن مُدرِکہ بن اِلیاس بن مُضَر بن نزار بن مَعَد بن عدنان۔ ❷

انسان کامل ایک نظر میں

ام معبد رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

”آپ ﷺ پاکیزہ روح، کشادہ چہرہ، صاحبِ جمال، نہ نحیف ولاغر، نہ پیٹ نکلا ہوا، آنکھیں سیاہ اور فراخ، بال لمبے اور گھنے، آواز میں بھاری پن، بلند گردن، باریک پیوستہ ابرو، جب خاموش ہوتے تو وقار بلند ہو جاتا، بات کرتے تو بات واضح ہو جاتی، دور سے دیکھنے میں سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت، بارونق، قریب سے شیریں اور کمال حسین، شریں کلام، فیصلہ کن بات، تمام گفتگو موتیوں کی لڑی جیسی پروئی ہوئی، میانہ قد وقامت، دو شاخوں کے درمیان تر وتازہ شاخ کی مانند،

❶ صحیح مسلم: ۲۲۷۶. ❷ صحیح البخاری: قبل الحدیث ۳۸۵۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھی اس پر بچھے جاتے تھے، جب وہ کچھ کہتے تو چپ چاپ سنتے۔ حکم دیتے تو تعمیل کے لیے لپک پڑتے۔ نہ کوتاہ سخن نہ ترش رو، نہ فضول گو۔“ ❶

شکل وصورت میں بھی آپ سب سے حسین تھے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ)) ❷

”آپ کا چہرہ آفتاب و ماہتاب جیسا تھا۔“

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی ان الفاظ میں کی ہے:

وَفِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ   إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا   بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ   إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

”ہم میں اللہ کے وہ رسول ہیں جو اس وقت اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں جب فجر طلوع ہوتی ہے، ہم اندھے تھے کہ انہوں نے ہمیں راہِ ہدایت سے روشناس کرایا، چنانچہ ہمارے دل اس بات پر یقین رکھتے ہیں کی انہوں نے جو کچھ کہا وہ ہو کر رہے گا۔ وہ رات اس طرح گزارتے ہیں کہ ان کا پہلو ان کے بستر سے الگ رہتا ہے، جب مشرکین اپنے بستروں کو بوجھل کیے ہوئے ہوتے ہیں۔“ ❸

تاریخ میں بہت سے لوگ اپنے کمالات کی وجہ سے مشہور ہوئے ہیں جیسے حاتم طائی، اپنی سخاوت، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے عدل و انصاف؛ سقراط و بقراط اور افلاطون اپنے فلسفہ، حضرت لقمان اپنی حکمت و دانائی کی بنا پر مرجع خلائق اور لائق محبت تھے۔ مگر آپ ﷺ کے جملہ کمالات ان سب سے کئی گنا بڑھ کر تھے، حتیٰ کہ تمام انبیاء علیہم السلام میں جو جو خوبیاں تھیں، وہ تنہا نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس میں موجود تھیں۔

❶ صحیح، المستدرك للحاكم: ٤٢٧٤.   ❷ صحیح مسلم: ٢٣٤٤.
❸ صحیح بخاری: ١١٥٥.

بقولِ شاعر:

حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، ید بیضا داری   آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری!

نبی ﷺ کائنات کا مقام و مرتبہ

نبی ﷺ انسانیت کے لیے مجسمہ رحمت:

نبی ﷺ کو اس دنیا کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا۔ آپ ﷺ صرف عالم انسانیت کے لیے رحمت نہیں، بلکہ جن و بشر اور چرند و پرند جیسی دوسری مخلوقات کو بھی آپ ﷺ کی رحمت اور فضیلت کا دائرہ محیط ہے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کے ساتھ ہی نہیں، جانوروں کے ساتھ بھی نرم روی اور رحم دلی کا رویہ اپنانے کی تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ نے چھوٹا ہو یا بڑا، بیگانہ ہو یا رشتہ دار، عربی ہو یا عجمی، مسلم ہو یا غیر مسلم سب کے ساتھ رحمت اور نرمی کا برتاؤ کیا اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ کی نرمی اور حسن سلوک سے پتھر دل بھی پسیج جاتے تھے۔

بقولِ شاعر:

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر   مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ﴾ [الانبیاء: ١٠٧]

”اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ)) ❶

”اے لوگو! بے شک میں صرف رحمت (کا سرچشمہ) ہوں، جسے لوگوں کو بطورِ ہدیہ پیش کیا گیا۔“

❶ مستدرك حاکم: ١٠٠، سلسله الصحیحه: ٤٩٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

((ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.))

"تم اہل زمین (اللہ کی مخلوق) پر رحم کرو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔"

بقول حالی:

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

رسول کائنات ﷺ کی خصوصیات

رسول کائنات ﷺ کو دیگر انبیاء کی بہ نسبت بہت سی اضافی خصوصیات حاصل ہیں، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

آپ ﷺ کی بے شمار خصوصیات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

① دنیوی خصائص ② اُخروی خصائص

رسول کائنات ﷺ کے دنیا میں خصائص:

1 ...... خاتم النبیین ﷺ قیامت تک آنے والے تمام جن وانس کے لیے رسول ہیں۔

[سورۃ الاحزاب:۳۳]

2 ...... آپ ﷺ کی نبوت کو تسلیم کرنے کا تمام انبیاء سے وعدہ لیا گیا۔

[سورۃ آل عمران:۸۱]

3 ...... اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی پہلی اور آئندہ ہونے والی تمام خطائیں معاف فرما دی ہیں۔ [سورۃ الفتح:۱۔۲]

4 ...... اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی زندگی کی قسم کھائی ہے۔ [سورۃ الحجر:۷۲]

5 ...... تمام انبیاء کے مقابل نبی ﷺ کو ایسا معجزہ (قرآن) دیا گیا جو قیامت تک رہے گا۔

6 ...... نبی کریم ﷺ کی امت باقی تمام امتوں سے افضل ہے۔

[سورۃ آل عمران:۱۱۰]

7 ...... رسول کائنات ﷺ معصوم عن الخطا ہیں اور تبلیغ دین میں ہر قسم کی غلطی سے پاک ہیں۔ [1]

8 ...... حبیب کبریا ﷺ کو چھ چیزوں کے ساتھ باقی انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ))

"مجھے چھ چیزوں کے ساتھ دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔

9 ...... ایک یہ کہ مجھے جامع کلمات دیے گئے ہیں۔

10 ...... (دشمن پر ایک مہینے کی مسافت) رعب ودبدبے کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔

11 ...... میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے۔

12 ...... ساری زمین کو میرے لیے پاکیزہ اور مسجد بنایا گیا ہے۔

13 ...... مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

14 ...... میرے ذریعہ، سلسلہ نبوت ختم کیا گیا ہے۔" [2]

رسول کائنات ﷺ کے آخرت میں خصائص:

رسول کائنات ﷺ کے روز قیامت خصائص میں سے چند ایک یہ ہیں:

نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ،

[1] صحيح، سنن ابی داود:٣٦٤٦، سورة النجم:١-٤.

[2] صحيح مسلم: ٥٢٣.

www.KitaboSunnat.com

وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) ❶

① ......''میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔

② ......سب سے پہلے میری قبر کو کھولا جائے گا۔

③ ......سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا۔

④ ......سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا)) ❷

⑤ ......میں لوگوں میں سے پہلا شخص ہوں گا جو جنت کے متعلق سفارش کروں گا۔

⑥ ......قیامت کے دن دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نسبت سب سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے۔

⑦ ......سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔''

⑧ ......تمام انبیاء علیہم السلام میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ ❸

⑨ ......آپ ﷺ کو مقام محمود عطا کیا جائے گا۔[سورۃ الاسراء:۷۹]

⑩ ......آپ ﷺ کو مقام وسیلہ عطا کیا جائے گا،(یہ منزل صرف نبی ﷺ کو عطا کی جائے گی)۔ ❹

⑪ ......آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا کیا جائے گا۔[سورۃ الکوثر:۱]

رسول کائنات ﷺ کی بنیادی ذمہ داریاں

نبی ﷺ کی بنیادی ذمے داریاں دو ہیں۔

[1] ابلاغ دین: یعنی دین کو دوسروں تک پہنچانا۔

❶ صحيح مسلم:٢٢٧٨.
❷ صحيح مسلم:١٩٦.
❸ صحيح، صحيح الجامع:١٤٦٨.
❹ صحيح البخاري:٦١٤.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ﴾ [المائده: ٦٧]

''اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا۔''

اس آیت میں یہ نہیں کہا گیا کہ اے نبی! آپ نے اگر قرآن لوگوں تک نہ پہنچایا تو آپ نے دین کا حق ادا نہ کیا بلکہ فرمایا کہ آپ کی ذمے داری شریعت کو پہنچانا ہے۔

[2] تبیین دین: یعنی دین عملی طور پر لوگوں کو سمجھانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾﴾ [النحل:٤٤]

''اور یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اس لیے اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور وفکر کریں۔''

بعثت نبوی ﷺ کے مقاصد

لوگوں کو قرآن مجید پڑھانا، سنانا، سمجھانا، اس کی شرح اور وضاحت کرنا رسول ﷺ کا بطور رسول منصبی فرض ہے۔ امام الانبیا ﷺ معلم کائنات ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾﴾ [آل عمران: ١٦٤]

''درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر بھیجا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

①......جو اس کی آیات انھیں سناتا ہے۔

②......ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے۔

③......ان کو کتاب کی تعلیم دیتا ہے۔

④......حکمت (سنت) کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔

منکرینِ حدیث متوجہ ہوں!

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بطورِ معلم کتاب وحکمت اور تزکیہ کرنے والے مربی کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے۔

اللہ ربّ العزت نے آپ ﷺ کی اس حیثیت کو قرآنِ کریم میں چار مقامات پر ذکر کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام الانبیاء ﷺ کی یہ حیثیت اتنی واضح ہے کہ:

1. قرآنِ کریم رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کے بغیر پڑھا ہی نہیں جاسکتا۔
2. آپ ﷺ کی تشریحات کے بغیر قرآنِ کریم سمجھا ہی نہیں جاسکتا۔
3. قرآن کریم سے جو حکمت ودانائی کے عملی پہلو لیے جاسکتے ہیں، امام الانبیاء ﷺ کی تعلیم کے بغیر وہ بھی حاصل نہیں کیے جاسکتے۔
4. دل ودماغ کی طہارت بھی نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کو چھوڑ کر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ قرآن مجید میں اس دعویٰ کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔

نبی اکرم ﷺ جہاں اللہ کے نبی ہیں، وہیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حکمت ودانائی (جو آپ ﷺ کو دی گئی) کے معلم اور دل کی صفائی کرنے والے بھی ہیں اور یہ صُرف امام الانبیا ﷺ کی ایک حیثیت ہے۔ جس کے چار پہلو ہیں، اور ان کو چار دفعہ قرآنِ کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

[سورۃ البقرۃ:۱۲۹......سورۃ البقرۃ:۱۵۱......سورۃ آل عمران:۱۶۴...... سورۃ الجمعہ:۲۔

اس سے اندازہ کرلیجیے کہ نبی کریم ﷺ کا بطورِ معلم کیا مقام ومرتبہ ہے؟ کیا ایسی مبارک

ذات کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ صرف چٹھی رساں ہیں (نعوذ باللہ)؟ ایسی عظیم ہستی اور اس کے بارے میں یہ کہنا (جبکہ آپ ﷺ کے بارے میں اللہ عزوجل نے اتنا کچھ بتادیا ہے) کہ آپ ﷺ کی حیثیت صرف ایک مبلّغ کی سی ہے اس سے بڑھ کر کچھ نہیں، ایسا دعویٰ سراسر نالائقی، بے علمی اور جہالت ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی بعثت میں حکمت

اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مختلف حکمتوں کے پیشِ نظر مبعوث فرمایا ہے۔

پہلی حکمت:

* انسانوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر بندوں کے رب کی عبادت پر لگانا۔ [سورۃ النحل:۳۶]

دوسری حکمت:

* رسولوں کو بھیج کر لوگوں پر حجت قائم کرنا۔[سورۃ النساء:۱۶۵]

تیسری حکمت:

* بعض غیبی امور کو بیان کرنا، جن کا ادراک لوگ اپنی عقل سے نہیں کرسکتے۔

چوتھی حکمت:

* رسول اپنی امتوں کے سامنے زندگی گذارنے کا ایک بہترین عملی نمونہ پیش کریں۔ [سورۃ الممتحنۃ:۶]

پانچویں حکمت:

* لوگوں کے نفوس کی اصلاح، ان کا تزکیہ کرنا، اور اس چیز سے ڈرانا جو انہیں ہلاک کرنے والی ہے۔[سورۃ الجمعہ:۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کائنات ﷺ پر ایمان لانا

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کا بنیادی طور پر کم از کم تین طرح کا تعلق ہونا چاہیے:

① ہم خاتم النّبیین ﷺ پر صدق دل سے ایمان لائیں۔

② ہم نبی ﷺ سے دنیا جہاں کی ہر چیز سے بڑھ کر محبت کریں اور ان کے حقوق ادا کریں۔

③ ہم نبی کریم ﷺ کی ہر ممکنہ حد تک تمام معاملات میں اطاعت واتباع کریں۔

جو شخص ان تین بنیادوں پر اپنی زندگی کی عمارت استوار کر لے وہ کامیاب ہے اور جس نے ان بنیادوں میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز کر دیا، وہ ناکام ونامراد ہے، قطع نظر اس سے کہ اس کا تعلق کس مسلک، فرقے اور قبیلے سے ہے...!

رسول ﷺ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے:

1. پہلی شریعتوں کو منسوخ ماننا۔
2. نبی کائنات ﷺ کو اللہ کا بندہ اور رسول ماننا۔
3. نبی کائنات ﷺ کو معصوم عن الخطا ماننا۔
4. آپ ﷺ کی ہر حالت میں توقیر واحترام کرنا۔
5. نبی مہربان ﷺ کی اطاعت واتباع کرنا۔
6. نبی کریم ﷺ پر بحیثیت قاضی ایمان لانا۔
7. نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر ایمان لانا اور اس کو عام کرنا۔
8. نبی کائنات ﷺ کے معجزات پر ایمان لانا۔
9. حدیث / سنت رسول ﷺ کا مقام ومرتبہ تسلیم کرنا
10. رسول کائنات ﷺ کا تشریعی مقام ومرتبہ
11. خاتم النّبیین ﷺ سے دل وجان سے بڑھ کر محبت کرنا۔
12. نبی ﷺ کے حقوق کو ادا کرنا۔

13. آپ ﷺ کا تذکرہ ہونے پر درود وسلام بھیجنا۔
14. رسالت مآب ﷺ کی شان میں افراط وتفریط سے اجتناب کرنا۔
15. توہین رسالت ﷺ کرنا حرام ہے۔
16. آپ ﷺ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی کرنا۔
17. آپ ﷺ کے صحابہ واہل بیت سے محبت کرنا۔
18. عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لانا۔

نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی پر ہر اعتبار سے ایمان لانا فرض ہے۔ ورنہ محمد بن عبداللہ کو تو ابوجہل، عتبہ اور شیبہ سب ہی صادق وامین مانتے تھے، لیکن اس سے بات نہیں چل سکی، جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کا مقامات ومرتبہ جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ میں بیان کیا گیا ہے، اس پر یقین نہ کیا جائے تب تک رسول اللہ ﷺ پر ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی، صاحبِ حدیث کا مقام ومرتبہ ہی حدیث کا مقام ومرتبہ ہے۔ جس طرح امام الانبیاء ﷺ کی حیثیت مسلم ہے، بعینہٖ آپ ﷺ کے اقوال وافعال، حرکات وسکنات اور اَحکام کی بھی حیثیت مسلم ہے۔ ان پر دل ودماغ سے یقین ہو، زبان سے اعتراف ہو، پھر اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ نبوت ورسالت پر ایمان ہے، اس کے بغیر نبوت ورسالت پر ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی۔

مذکورہ بالا چیزوں میں سے چند اہم نکات کی وضاحت درج ذیل ہے:

1 ...پہلی شریعتوں کے منسوخ ہونے پر ایمان لانا

اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ کے رسول ﷺ سے پہلے آنے والے تمام پیغمبروں کی کتابیں اور ان کی تعلیمات تحریف کا شکار ہوگئی ہیں اور آپ ﷺ کے آنے کے بعد گذشتہ ساری شریعتیں منسوخ ہوگئیں، اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کی شریعت پر عمل کرے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَهُودِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)) ❶

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت میں سے کوئی یہودی اور عیسائی میرے بارے میں سنے اور پھر جس پیغام کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اس کے ساتھ ایمان نہ لائے تو وہ جہنمی ہے۔"

پہلی شریعتوں کے احکام:

ان احکام کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم:...... وہ احکام جن کا ذکر ہماری شریعت میں ہوا ہے اور ہمارے دین نے ان کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ہم پر اسی طرح فرض ہیں جیسے پہلے لوگوں پر فرض تھے، یہ حکم ہماری شریعت کی بنا پر ہے، جیسا کہ روزہ۔

دوسری قسم:...... وہ احکام جن کا ذکر ہماری شریعت میں ہوا ہے اور ہمارے دین نے ان کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ہمارے حق میں منسوخ ہیں تو ان پر عمل کرنا جائز نہیں ہے جیسے سجدۂ تعظیمی کرنا اور مال غنیمت کو حرام سمجھنا۔

تیسری قسم:...... وہ احکام جن کا ذکر ہماری شریعت میں نہیں بلکہ پہلی شریعتوں میں ہوا ہے یہ ہمارے حق میں کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتے۔

چوتھی قسم:...... وہ احکام جن کا ذکر ہماری شریعت میں ہوا ہے لیکن اس بات کی دلیل نہیں ملتی کہ ہم ان پر عمل کریں یا نہ کریں۔ اس بارے میں راجح مؤقف یہی ہے کہ ہماری شریعت میں یہی احکام بہتر اور مکمل شکل میں آگئے ہیں لہٰذا اسی پر ہی عمل ہوگا۔

2 ...تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا

تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا مطلوب دین ہے لیکن اس سے یہ قطعاً مراد نہیں کہ سابقہ

❶ صحیح مسلم: ۱۵۳.

انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کو کلی اور جزوی طور پر قابل عمل مانا جائے بلکہ یہ ماننا ضروری ہے کہ وہ تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ اور اس کے محبوب ہیں ان میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق کرنا قطعاً جائز نہیں، اس بات پر ایمان لانا دراصل نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا ہی ہے۔

﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ﴾ [البقرة:۲۸۵]

"رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔"

بعض انبیاء علیہم السلام کے واقعات اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہمارے لیے بیان فرمائے ہیں اور بعض کے واقعات بیان نہیں کیے، قرآن وسنت میں جن انبیاء کے نام موجود ہیں ہم ان پر اور دیگر تمام غیر مذکور انبیاء پر ایمان لاتے ہیں، جیسے: محمد ﷺ، ابراہیم، موسیٰ، نوح، عیسیٰ، آدم، ادریس، ہود، صالح، شعیب، ذوالکفل، اسحاق، یعقوب، داود، سلیمان، ایوب، یوسف، ہارون، زکریا، یحییٰ، الیاس، اسماعیل، الیسع، یونس، لوط علیہم السلام وغیرہ ہیں۔ لہٰذا جس نے کسی ایک رسول کا انکار کیا گویا کہ اس نے تمام رسولوں کا انکار کیا۔ [سورۃ النساء:۱۶۴]

رسولوں پر ایمان لانے کے نقلی دلائل

پہلی دلیل:...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ﴾ [النحل: ۳۶]

"ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (جو انہیں یہی کہتا تھا) کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔"

دوسری دلیل:...... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعۡضَهُمۡ دَرَجٰتٍ ؕ﴾ [البقرة: ٢٥٣]

"یہ رسول (جو ہماری طرف سے انسانوں کی ہدایت پر مامور ہوئے) ہم نے ان کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مرتبے عطا کیے۔ ان میں کوئی ایسا تھا جس سے خدا خود ہم کلام ہوا۔"

تیسری دلیل:...... فرمان الٰہی ہے:

﴿اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ ۚ﴾

[الحج: ٧٥]

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ (اپنے فرامین کی ترسیل کے لیے) ملائکہ میں سے بھی پیغام رساں منتخب کرتا ہے، اور انسانوں میں سے بھی۔ وہ سمیع اور بصیر ہے۔"

رسولوں پر ایمان لانے کے عقلی دلائل

پہلی عقلی دلیل:...... رسولوں کی ایسی جماعت کا ہونا ضروری ہے، جو ذات باری تعالیٰ کا صحیح تعارف کرائے۔

دوسری دلیل:...... اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کا تقاضا ہے کہ رسولوں کی ایسی جماعت ہو، جو انسانوں کو مقصد تخلیق سے آگاہ کرے، مزید عبادت اور اطاعت الٰہی کے طریقے بھی بتلائے۔

تیسری دلیل:...... قیامت کے روز فرمانبردار کو جزا اور نافرمان کو سزا دینے کے لیے اتمام حجت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے والے رسول مبعوث فرمائے۔

چوتھی دلیل:...... کسی بھی مثالی معاشرے کے لیے تعلیم کا حصول ضروری ہے، وحی کی تعلیم من جانب اللہ ہے جو کہ انبیاء ورسل کے توسط سے ہی ممکن ہے اس کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

پانچویں دلیل:...... انبیاء ورسل کے ذریعے ہم ماضی، حال اور مستقبل کی خبریں جانتے ہیں مثلاً: قصہ آدم وابلیس، موسیٰ وفرعون، ابراہیم ونمرود، وغیرہ۔

چھٹی دلیل:...... انبیاء ورسل کے ذریعے ہم دنیا وآخرت کی حقیقت کو جانتے ہیں مثلاً: کائنات کا آغاز اور انجام کیا ہے؟ کائنات کیوں ہے اور کس لیے ہے؟ کائنات کا خالق کون اور

اس کی صفات کیا ہیں؟ جیسے بنیادی سوالات کی حقیقت کو جاننا۔

3... نبی کریم ﷺ کو دل وجان سے عزیز جاننا

نبی مکرم ﷺ کو دل وجان، والدین، اولاد اور دنیا جہان سے عزیز سمجھتے ہوئے عقیدت و محبت اور اُن کے آداب واحترام کو بجالانا ایمان کی شرط اول ہے اور یہ شرط ختم ہونے پر انسان دائرہ ایمان سے خارج ہوجاتا ہے۔ گویا کہ محبت رسول ﷺ ایمان کے ارکان واصول میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اس کے وجود پر ہی ایمان کا وجود موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ ؕ﴾ [الأحزاب: ٦]

"بلاشبہ نبی ﷺ تو اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے اور نبی ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَاَمۡوَالُ اۨقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿٢٤﴾ [التوبہ: ٢٤]

"اے نبی! کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے عزیز واقارب، تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے، تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، اگر تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے، اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

((لا یُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))❶

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے ماں باپ، اولاد اور دیگر تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

بقول شاعر:

تَعْصِي الْإِلَهَ وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ ۔۔۔ هَذَا مُحَالٌ فِي الْقِيَاسِ بَدِيعُ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ ۔۔۔ إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ

”تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہو اور اس سے محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہو! تمہاری زندگی کی قسم! یہ بات انتہائی نامعقول ہے۔ اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اُس کی فرمانبرداری کرتے۔ کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔“

[4]..رسولِ کائنات ﷺ کی تعلیمات پر ایمان لانا

رسولِ کائنات ﷺ کی تعلیمات کو انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے تسلیم کرنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کو فرسودہ گردانا یا انہیں حالات کے تناظر میں عقلی و معاشرتی اعتبار سے ناقص سمجھنا (یہ کہنا کہ جدید دنیا کے مسائل لامحدود ہیں جب کہ شریعت محدود ہے تو محدود شے لامحدود شے کا احاطہ نہیں کرسکتی) ایمان میں نقص اور کمزوری کا باعث ہے۔ بسا اوقات ایسے جملے، کہنے والے کو الحاد و کفر تک پہنچا دیتے ہیں اور شکوک شبہات کے دروازے کھولتے ہیں۔ صاحب ایمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس طرح کے نظریات کا شکار ہو کر دین اسلام اور اہل اسلام کو سطحی نظر سے دیکھے یا انہیں حقیر سمجھتے ہوئے نظر انداز کرے۔

آپ ﷺ کی تعلیمات کے کم از کم ان نکات کو تسلیم کرنا ضروری ہے:

❶ صحيح البخاري: ١٥.

① رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات وحی جلی، وحی خفی (قرآن وسنت) پر بغیر کسی تردُّد کے ایمان لانا۔

② دین اسلام کی ضروری تعلیمات کو سیکھنا اور انہیں دوسرے لوگوں تک پہنچانا۔

③ شریعت کو زندگی کے تمام شعبہ جات میں ترجیحی بنیادوں پر قابل عمل سمجھنا۔

④ رسول ﷺ کی تعلیمات اور سنت کا ہر حال میں اپنے اپنے مقامات پر دفاع کرنا۔

[5]..سنت رسول ﷺ کا مقام و مرتبہ تسلیم کرنا

وحی پر مشتمل اسلامی تعلیمات کے دو بنیادی ماخذ ہیں۔ قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ۔ سنت چاہے قولی ہو یا فعلی یا تقریری، اسلامی قانون میں اس کا حجت یعنی واجب الاتباع ہونا قرآن کریم، نبی کریم ﷺ کے اپنے ارشادات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین و تابعین عظام رحمہم اللہ اور بعد کے تمام علماء کے اجماع سے ثابت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝٣٣﴾ [محمد:٣٣]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرلو۔“

دوسری جگہ فرمایا:

﴿فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ﴾ [الأعراف:١٥٨]

”پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا (إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا): كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ))❶

❶ صحيح، صحيح الجامع: ٢٩٣٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان کے بعد (یعنی اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھام لیا تو) کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنت اور یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آئیں گی۔"

نبی ﷺ کا تشریعی (قانونی) مقام و مرتبہ:

جو حضرات نبی ﷺ کے تشریعی مقام و مرتبہ کا انکار کرتے ہیں، ان کی غلطی حسب ذیل نکات کی روشنی میں واضح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے:

1 ...... سنت یا حدیث اسلامی شریعت کی بنیاد اور دوسرا بڑا مرجع و مصدر ہے اور ایک دوسرے اعتبار سے سنت یا حدیث مرجع اول بنتی ہے کیونکہ قرآن کو کلام اللہ تسلیم کرنے کے لیے پہلے رسول ﷺ کو ماننا ازبس ضروری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک مسلمان براہ راست قرآن پر ایمان نہیں لاتا، بلکہ وہ اصلاً نبی ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتا ہے۔ چونکہ نبی کے واسطے کے بغیر کلام اللہ تک رسائی یا اس پر ایمان کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ لہٰذا سنت یا حدیث کا انکار دراصل قرآن مجید کا انکار ہے۔ حدیث کا انکار بھی اُسی طرح کا جرم ہے، جس طرح قرآن کا انکار ہے۔ اور قرآن مجید کا اقرار اصل میں حدیث کے اقرار کو شامل ہے گویا کہ قرآن و سنت کا باہمی تعلق لازم و ملزوم کا ہے۔ ان کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ ہی سنت یا حدیث کے بغیر اسلام یا قرآن مجید کو سمجھا جاسکتا ہے۔

2 ...... کسی انسان کو رسول ماننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے اس کا دین لوگوں تک پہنچانے پر مامور ہے اور وہ جو چیز بھی اس اعلان کے ساتھ لوگوں کو دے گا کہ یہ اللہ کا دین ہے، اسے ماننا لازم ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں رسول اللہ ﷺ کا مستقلاً اور مطلقاً واجب الاطاعت ہونا قرآن پر ایمان لانے سے مقدم ہے، وہ اس پر موقوف نہیں کہ اس کے حق میں قرآن سے دلیل پیش کی جائے۔

3 ...... یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ نبی ﷺ نے جس طرح امت کو قرآن دیا ہے، اسی طرح قرآن کے علاوہ بھی بہت سے احکام اور ہدایات بطور دین دی ہیں اور ان کی پابندی امت

پر لازم ٹھہرائی ہے۔ نبی ﷺ کی طرف دین کی اس دوسری صورت کی نسبت اسی طرح یقینی ہے جس طرح قرآن کی نسبت یقینی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ يَنْثَنِي شَبْعَانًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ :عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ)) ❶

"خبردار! یاد رکھنا، مجھے قرآن بھی عطا کیا گیا اور اس کی مثل (یعنی سنت) بھی۔ خبردار! ممکن ہے کہ ایک آدمی شکم سیر ہو کر ٹیک لگائے بیٹھا ہو اور کہہ رہا ہو کہ تمہارے لیے صرف قرآن (پر عمل کرنا ہی) ضروری ہے، سو جو تم اس میں حلال (کا حکم) پاؤ، اسے حلال سمجھو اور جو اس میں تم حرام (کا حکم) پاؤ اسے حرام سمجھو۔"

((لا إسلامَ بِغيرِ السُّنَّةِ :ولا يَتَصوَّرُ إسلامٌ بِلا سُنَّةٍ، ولا يُفهمُ إسلامٌ بِلا سُنَّةٍ، ولا يُقبلُ إسلامٌ بِلا سُنَّةٍ)) ❷

"سنت کے بغیر اسلام کا نہ کوئی وجود ہے، نہ ہی کوئی تصور، اور نہ ہی سنت کے بغیر اسلام سمجھا جاسکتا ہے اور نہ ہی سنت کے بغیر اسلام قبول کیا جائے گا۔"

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حدیثی احکام کی تین صورتیں ہیں:

① ایک تو وہ جو من کل الوجوہ قرآن کے موافق ہیں۔

② وہ جو قرآن کی تفسیر اور بیان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

③ وہ جن سے کسی چیز کا وجوب یا اس کی حرمت ثابت ہوتی ہے درآں حال یہ کہ قرآن میں اس کے وجوب یا حرمت کی صراحت نہیں ہے۔

احادیث کی یہ تینوں قسمیں قرآن سے معارض نہیں ہیں۔ جو حدیثی احکام زائد علی القرآن ہیں، وہ نبی کریم ﷺ کی تشریعی حیثیت کو واضح کرتے ہیں یعنی ان کی تشریع آپ ﷺ کی

❶ صحیح، مسند أحمد: ۱۷۱۷۴. ❷ مسند أحمد قبل الحديث: ۱۷۱۷۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے ہوئی ہے، جس میں آپ ﷺ کی اطاعت واجب ہے اور نافرمانی حرام ہے اور اسے تقدیم علی کتاب اللہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ اللہ کے اس حکم کی فرماں برداری ہے جس میں اس نے اپنے نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اگر اس (تیسری) قسم میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت نہ کی جائے اور یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ کی اطاعت صرف انہی باتوں میں کی جائے جو قرآن کے موافق ہوں گی تو پھر آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے اور آپ ﷺ کی وہ خاص اطاعت ہی ساقط ہو جاتی ہے۔ جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے۔ [1]

سنت رسول ﷺ کا مقام ومرتبہ صرف انفرادی زندگی ہی میں نہیں ہے، بلکہ اس کا وسیع اور ہمہ گیر دائرہ ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ صرف ذاتی زندگی کے کچھ اچھے آداب واخلاق سنت سے معلوم کیے جاسکتے ہیں مثلاً: کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے جیسے معاملات ہی میں ہمیں سنت سے راہنمائی ملتی ہے، لیکن یہ بات بالکل غلط ہے، کیونکہ سنت کا دائرہ کار انسان کی ذاتی زندگی سے لے کر اجتماعی معاملات پر محیط ہے، جن میں سیاست وریاست، معیشت ومعاشرت، عدل وانصاف، حلال وحرام، نکاح وطلاق اور حدود وتعزیرات وغیرہ سبھی کچھ شامل ہے۔

6... احترام و تعظیم رسول ﷺ

''ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں۔'' حب رسول ﷺ اور ایمان بالرسول کا اہم تقاضا احترام رسول ﷺ ہے۔ یہ تو ایسی بارگاہ ہے جہاں حکم عدولی کی تو کیا گنجائش، یہاں اونچی آواز سے بولنا بھی غارت گر ایمان ہے۔ سورۃ الحجرات کی ابتدائی چار آیات میں نبی ﷺ کے ادب واحترام کے مختلف پہلو واضح فرمائے گئے ہیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا

❶ اعلام الموقعين، ج ٢ ص ٣١٤، بتحقيق عبدالرحمان الوكيل.

تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤﴾

[الحجرات:١ تا٥]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ جو لوگ رسول خدا کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چن لیا ہے، ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ اے نبی! جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ غفور ورحیم ہے۔''

ان آیات کے نزول کے بعد ایک صحابی ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جن کی آواز قدرتی طور پر بلند تھی، ایمان ضائع ہو جانے کے ڈر سے گھر میں محصور ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا اور جب آپ ﷺ کو اصل صورتحال کا علم ہوا تو ان کو پیغام بھجوایا کہ ''تم اہل دوزخ سے نہیں بلکہ اہل جنت سے ہو جب کہ اس سے پہلے صحابی سے اس بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے یہ جواب دیا تھا: میرا برا حال ہے، میری آواز ہی آپ ﷺ سے بلند ہے، میرے تو اعمال اکارت گئے اور میں تو اہل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزخ سے ہوجاؤں گا۔''❶

آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہم لوگوں کے لئے آپ ﷺ کی عزت وتکریم کا طریقہ یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ سے صدقِ دل سے محبت کریں، آپ ﷺ کے فرمودات پر عمل کریں، اپنی زندگی میں آپ ﷺ کو واقعی اپنے لئے اُسوہ حسنہ سمجھیں۔ جب حدیث پڑھی جارہی ہو یا سننے کا موقع ہو تو چلانا، شور مچانا منع ہے۔ حدیث کی تعظیم رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہے۔

7 .. نبی مہربان ﷺ کی اطاعت واتباع کرنا

ایمان کی بنیادی شرائط میں سے ہے کہ نبی مہربان ﷺ کی اطاعت واتباع کی جائے کیونکہ ایمان اور اطاعت لازم وملزوم ہیں جس کے بغیر ایمان بسا اوقات سرے سے ختم ہوجاتا ہے یا ناقص اور نامکمل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا مقام ومرتبہ اور آپ کی حیثیت مبہم نہیں۔ اس میں بھی کوئی اشکال نہیں کہ نبی ﷺ جہاں نبی اور رسول ہیں، شارح اور شارع ہیں؛ وہاں آپ ﷺ مطاع بھی ہیں جیسے اللہ کی اطاعت فرض ہے ویسے ہی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی فرض ہے۔

اتباع اور اطاعت میں فرق:

اتباع اور اطاعت کے معنی میں یہ فرق ہے کہ اطاعت کا مطلب دیے گئے حکم کی تعمیل کرنا ہے مگر اتباع کا مطلب پیروی کرنا ہے، چاہے اس کام کا باقاعدہ حکم دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو۔ گویا یہ مقامِ خُلت ہے، انتہائے محبت ہے کہ محبوب کی ہر ادا پر قربان ہونے کو جی چاہے۔

یاد رہے کہ محبت رسول ﷺ ہر عبادت کی بنیاد ہے۔

قرآنِ پاک کے متعدد مقامات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت کرنا اسی طرح فرض ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرض ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ [النساء: ٨٠]

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔''

❶ بخاری: ٤٨٤٦.

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الاحزاب: ٧١]

''جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

نبی ﷺ کے نافرمان کا انجام:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾ [النساء: ١٤]

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن سزا ہے۔''

کتنے ہی مقامات ہیں جہاں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ قرآن کریم میں 40 مقامات پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اگر اب بھی کسی کو سمجھ نہ آئے کہ مقامِ رسالت ﷺ کیا ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس کے عقل میں خلل ہے۔''

8 .. رسول اللہ ﷺ پر بحیثیت قاضی ایمان لانا

محمد ﷺ اس کائنات کے قاضی القضاۃ ہیں یعنی قاضی بھی ایسے کہ اس سے بڑھ کر کوئی قاضی نہیں اور اس کے فیصلے کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ آپ ﷺ کو براہِ راست اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل رہی، امام الانبیاء ﷺ کے فیصلے اسلامی قانون کا بنیادی ماخذ ہیں یہی وجہ ہے کہ جب تک آپ ﷺ کو قاضی القضاۃ اور فیصل نہیں مانا جائے گا، اس وقت تک امام الانبیاء علیہم السلام پر ایمان کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء : ٦٥]

''سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم (قاضی) نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔''

آپ ﷺ کے فیصلے سے اختلاف وانحراف نہیں کیا جا سکتا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾

[الاحزاب:٣٦]

''کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔''

نبی کائنات ﷺ کے فیصلوں کے بارے میں کج روی سے بحث کرنا نفاق کی علامت ہے، جب کہ امام الانبیا ﷺ کے فیصلوں کو سو فیصد تسلیم کر لینا ہی ایمان کی علامت ہے۔ نبی کریم ﷺ فیصل اور قاضی بھی ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکومت بھی ملی ہے اور دین بھی۔

9.. نبی کائنات ﷺ کو اللہ کا بندہ اور رسول تسلیم کرنا

تمام انبیاء اللہ کے بندے تھے (وہ علم غیب نہیں رکھتے تھے) اور بشری تقاضے انہیں لاحق ہوتے تھے۔ مثلاً: وہ کھاتے، پیتے، بیمار اور تندرست ہوتے، بھول جاتے، زندہ رہتے اور وفات پاتے، مگر انبیاء بلا استثناء سب انسانوں سے افضل و برتر تھے۔ ان انبیاء میں سب سے افضل پیغمبر

ہمارے نبی محمد بن عبد اللہ ﷺ ہیں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو مختلف مقامات اور رتبوں سے نوازا اس لیے ضروری ہے کہ ہم انہیں وہی مرتبہ و مقام دیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطاء کیا ہے لہٰذا ہم اس میں کسی بھی قسم کی کمی و زیادتی اور غلو کا شکار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾

[الکهف : ١١٠]

''آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ﴾ [ابراهيم :١١]

''ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((لا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ)) [1]

''میری تعریف و تعظیم میں حد سے تجاوز نہ کرو، جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تعریف و تعظیم میں حد سے تجاوز کیا۔ میں تو محض ایک بندہ ہوں، لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔''

10.. رسالت میں غلو کرنے سے اجتناب کرنا

غلو کا مفہوم:

غلو کے معنی حد اعتدال سے تجاوز، افراط و تفریط اور کسی کے مقام و مرتبہ میں کمی و بیشی کرنے

[1] صحیح البخاري: ٣٤٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہیں۔ ❶

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلۡ يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لَا تَغۡلُواْ فِي دِينِكُمۡ غَيۡرَ ٱلۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓاْ أَهۡوَآءَ قَوۡمٖ قَدۡ ضَلُّواْ مِن قَبۡلُ وَأَضَلُّواْ كَثِيرٗا وَضَلُّواْ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ۝﴾ [المائدة: ٧٧]

''کہہ دیجئے اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو پہلے سے بہک چکے ہیں اور بہتوں کو بہکا بھی چکے ہیں اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔''

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دین میں غلو کے معنی افراط وتفریط کے ہیں، جیسا کہ یہودیوں نے سیدنا عزیر علیہ السلام اور عیسائیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں افراط وتفریط سے کام لیا۔ یہودیوں نے ان کی شان اس قدر گھٹا دی کہ وہ انہیں ایک شریف انسان بھی نہیں سمجھتے تھے اور عیسائیوں نے ان کی شان اس قدر بڑھا دی کہ انہیں انسان کی بجائے اللہ تعالیٰ کا حصہ سمجھنا شروع کر دیا۔'' ❷

رسالت مآب ﷺ کے حق میں غلو کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی قدر و منزلت کو اس قدر بڑھا دینا کہ آپ ﷺ عبدیت و رسالت کے رُتبے سے آگے نکل کر کچھ الٰہی خصائص و صفات کے حامل ہو جائیں۔ مثلاً: آپ ﷺ سے مدد مانگنا، استغاثہ (فریاد)، پناہ طلب کرنا، اولاد کا سوال کرنا، آپ ﷺ کو نفع ونقصان کا مالک سمجھنا، حاضر وناظر، عالم الغیب سمجھنا اور آپ ﷺ کی قسم کھانا وغیرہ یہ تمام چیزیں دین میں غلو کی شکل ہیں، جسے شرک کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے اور شرک اللہ تعالیٰ کے ہاں ناقابل معافی گناہ ہے۔

آپ ﷺ نے اپنی مدح وتوصیف میں افراط وتفریط اختیار کرنے سے روکا ہے۔

❶ المصباح: ١٧٢.   ❷ تفسیر القرطبی: ٦/ ٧٧.

نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ)) ❶

''تم لوگ میری مدح سرائی اور تعریف میں حد سے تجاوز نہ کرو جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی تعریف میں مبالغہ سے کام لیا (اور انہیں اللہ کے برابر لا کر کھڑا کر دیا) بلاشبہ میں صرف اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔''

بقول شاعر:

کرے گر غیر بت کی پوجا تو کافر — جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر — کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں — پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں — اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے — نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

11... توہین رسالت ﷺ سے اجتناب کرنا

اللہ کے رسول ﷺ سے دلی محبت، سچی عقیدت اور جذباتی وابستگی ہمارے ایمان کا ایک لازمی حصہ ہے۔ سچا محب رسول آپ ﷺ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی اور گستاخی تو دور کی بات وہ اس کو دیکھ اور سن بھی نہیں سکتا۔

بقول شاعر:

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی حرمت پر — خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

مگر افسوس کہ ہم چھوٹے سے مسئلہ میں تعصب کی بنا پر ایک دوسرے کو گستاخ رسول قرار دینے لگتے ہیں یہ رویہ انتہائی نامناسب ہے۔

❶ صحیح البخاری: ٣٤٤٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادی فکر کی آڑ میں کسی مقدس ہستی کو نازیبا الفاظ سے پکارنا، ان پر نازل ہونے والی مقدس کتاب یا تعلیمات کا مذاق اُڑانا، ان کے خاکے یا فلمیں بنانا، یہ عمل نبی کی اُمت کے لیے اذیت کا باعث بھی ہے اور انسانی آزادی کے خلاف بھی۔ وہ لوگ جو آزادی اظہار کے دعوے دار بن کر اس طرح کی حرکت کرتے ہیں حقیقت میں وہ خود انسانی آزادی کو سلب کرنے کی مذموم سعی کرتے ہیں، ان لوگوں کی وجہ سے بین المذاہب کشاکش، بدتہذیبی، دہشت گردی، خون ریزی اور نہ ختم ہونے والی جنگوں نے جنم لیا جس کی وجہ سے امن عالم خطرے میں ہے۔ آزادی فکر کی آڑ میں مذہبی جذبات سے کھیلنا، ظلم کرنا، دوسروں کی آزادی سلب کرنا اور ہتک عزت کا مرتکب ہونا آزادی فکر نہیں بلکہ انسانیت کی تذلیل ہے۔ ایسی آزادی دنیا کو تباہ کر دینے کے مترادف ہے۔

امن عالم کا حقیقی تصور:

اسلام ہی امن عالم کا علم بردار ہے یہ اپنے ماننے والوں کو تشدد، عدم برداشت، علاقائی تعصب، بلاوجہ جنگ وجدال اور فتنہ وفساد پھیلانے سے منع کرتا ہے اور اس کے مقابل صبر وتحمل اور برداشت کی تعلیم دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾

[الأنعام: ۱۰۸]

”اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ جاہلانہ ضد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔“

رسول کائنات ﷺ کی گستاخی عذاب کا باعث:

نبی ﷺ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی اور گستاخی کرنا بدترین گناہ ہی نہیں، سنگین ترین جرم بھی ہے۔ گستاخ رسول ﷺ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس کی سزا صرف قتل ہے اور اس کے لیے کسی قسم کی رعایت یا معافی قطعاً نہیں ہے۔ بعض نام نہاد روشن خیال اور اعتدال پسند لوگ گستاخ رسول ﷺ کی سزا کو غلو وتشدد باور کرواتے ہیں۔ حالانکہ اس حوالے سے شریعت اسلامیہ کے دلائل نہایت واضح اور دوٹوک ہیں۔

گستاخ رسول کی سزا قرآن مجید کی روشنی میں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾ [الاحزاب: ۵۷]

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رُسوا کن عذاب ہے۔“

دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ﴾ [الأحزاب: ۵۳]

”تمہارے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے رسول (ﷺ) کو تکلیف دو۔“

تنبیہ:...... نبی ﷺ کو ایذا پہنچانے میں یہ بات بھی داخل ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر الزامات لگائے جائیں اور ان کو گالیوں کا نشانہ بنایا جائے یا ان سے دشمنی رکھی جائے۔ وہ تو قرآن کی روح سے مؤمنوں کی مائیں ہیں۔ اسی طرح ایذا میں یہ بھی شامل ہے کہ اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کسی قسم کا بُرا بھلا کہا جائے۔

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ عقیدت ومحبت کے حوالے سے مسلم اُمہ میں افراط وتفریط پائی جاتی ہے اور اسی بنیاد پر اُمت کے دو بڑے فرقے وجود میں آ گئے۔ اہل سنت اور اہل تشیع۔ اوّل الذکر اگرچہ دونوں کی محبت واحترام کے قائل ہیں، مگر اہل تشیع یہ کہتے ہیں کہ وہ اہل بیت کو ان کا جائز مقام نہیں دیتے۔ دوسری طرف اہل تشیع کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر (نعوذ باللہ) تبرہ بازی کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی عقائد کی رو سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، اہل بیت اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اجمعین کے ساتھ یکساں طور پر محبت وعقیدت رکھنا لازمی ہے۔ اگر اس معاملے میں فریقین وسعت ظرف اور وسعت قلبی سے کام لیں تو نفرتیں دور ہو سکتی اور اُمت متحد ہو سکتی ہے۔ تیسری جگہ فرمایا:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ [النور: ٦٣]

”سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انھیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔“

چوتھی جگہ فرمایا:

﴿وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾﴾ [التوبہ: ٦٥]

”اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔ کہہ دیجیے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں۔“

اگر کوئی شخص رسول مکرم ﷺ کی شان اقدس میں ہرزہ سرائی کرتا ہے تو اس کا یہ عمل دنیا میں سزائے موت اور آخرت میں رسوا کن زندگی اور مسلسل عذاب کا موجب ہے۔

گستاخ رسول کی سزا احادیث کی روشنی میں

گستاخ یہودیہ کا قتل:

((أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ، فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَمَهَا)) ❶

”بلاشبہ ایک یہودیہ عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی اور آپ کے بارے میں نازیبا کلمات کہا کرتی تھی۔ ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مرگئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس کا خون باطل قرار دیا۔“

ابورافع یہودی کے قتل کا حکم:

رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کو قتل کرنے کے لیے چند انصار کا انتخاب فرمایا، جن کا

❶ صحيح، سنن أبي داود: ٤٣٦٢۔ ارواء الغليل: ١٢٥١.

امیر عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا، ابورافع یہودی نبی ﷺ کو تکالیف دیتا تھا اور آپ ﷺ کے خلاف لوگوں کی مدد کرتا تھا۔

نوٹ:...... نبی اکرم ﷺ نے گستاخ رسول کے قتل کے لیے باقاعدہ آدمی مقرر کیے۔ نیز یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے نہ کہ باعث سزا و ملامت۔ کیونکہ یہ لوگ ایک بہت ہی بڑا کارنامہ اور دینی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ابن خطل کے قتل کا حکم:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے سر مبارک پر خود (فوجی ٹوپی) پہنا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو اس وقت ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے وہیں قتل کر دو۔ ❶

گستاخ کی سزا ائمہ کرام کی نظر میں:

① ...... امام سراج الدین ابراہیم بن نجیم حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے مرتد ہوا۔ اگر ایسا شخص توبہ بھی کرلے تو بھی اُسے قتل کر دیا جائے گا اور قتل کو معاف کرنے میں اس کی توبہ قبول نہ ہوگی خواہ وہ توبہ کر کے آئے یا اس کی توبہ پر شہادت موجود ہو، باقی امور میں وجہ کفر کوئی اور شئے بن رہی ہو تو الگ بات ہے مگر اہانت رسالت میں معافی نہیں۔“ ❷

② ...... امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب الصارم المسلول میں لکھتے ہیں:

”گستاخ رسول ﷺ سے توبہ کا مطالبہ کیے بغیر اسے قتل کیا جائے گا، چاہے وہ اسلامی ملک کا رہنے والا ہو یا نہ ہو۔“

③ ...... امام قاضی عیاض رحمہ اللہ کتاب الشفاء میں فرماتے ہیں:

”قرآن وحدیث اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جو بھی نبی اکرم ﷺ کی ایذا کا

❶ صحيح البخاري: ١٨٤٦. ❷ بحر الرائق ١٢٦، ٥١٢٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کرے یا آپ ﷺ کی تنقیص کرے اشارتاً یا صراحتاً، اگرچہ وہ توہین معمولی سی ہی کیوں نہ ہو تو اس کو قتل کرنا واجب ہے۔''

④......امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ:

''وہ اُمت زندہ کیسے رہے گی جو نبی مکرم ﷺ کی شان میں سب وشتم (توہین رسالت) پر خاموش رہے، جو کسی بھی نبی کو گالی دے اُسے قتل کیا جائے گا اور جو صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں۔''❶

⑤......امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو شخص بھی نبی اکرم ﷺ کو گالی دے یا آپ کی شان میں گستاخی کرے وہ مسلمان ہو یا کافر اُسے قتل کیا جائے گا میرا خیال ہے کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیے بغیر قتل کردیا جائے گا۔''❷

بتلا دو گستاخِ نبی ﷺ کو غیرتِ مسلم زندہ ہے — دین پہ مرمٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

آئینِ پاکستان اور گستاخِ رسول کی سزا:

تعزیرات پاکستان دفعہ 295c کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے لیے توہین آمیز کلمات کا استعمال، کوئی شخص بذریعہ الفاظ زبانی، تحریری یا اعلانیہ اشارتاً بہتان تراشی کرے اور نبی اکرم ﷺ کے نام مبارک کی بے حرمتی کرے گا اُسے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

نوٹ: ......عمر قید اور جرمانہ کی سزا وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے تحت 30 اپریل 1991ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اب گستاخِ رسول کے لیے پاکستانی قوانین کے تحت صرف اور صرف سزائے موت ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

صحیح حدیث سے گستاخِ رسول اور شاتمانِ نبی کی سزا یہی ہے کہ انہیں ذبح کردیا جائے اور قرآن حکیم کی رو سے وہ بُری طرح قتل کردیے جائیں۔ نبی اکرم ﷺ کو مکہ کی زندگی میں کفار

❶ الشفاء: ٢٢٣. ❷ الصارم المسلول: ٢٩٦.

ومشرکین کی طرف سے بہت ستایا گیا، مصائب وآلام سے دوچار کیا گیا، ایذا رسانی اور گستاخی کی کافروں نے حد کردی، الغرض ہر طرح سے گستاخی کا ایک تسلسل تھا۔ بعض روشن خیال لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں آپ کی گستاخی ہوتی رہی لیکن آپ ﷺ نے کسی کو قتل نہیں کروایا تو ہمیں بھی کسی کو قتل نہیں کرنا چاہیے۔ اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ابتدا میں آپ ﷺ کو صبر وتحمل اور عفو ودرگزر کا حکم تھا، بعد میں اس حکم کو منسوخ کر کے ایسے گستاخوں کے لیے قتل وقتال کا حکم دے دیا گیا۔

12.. رسول پر درود وسلام بھیجنا

نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی قرآن وسنت میں بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾﴾ [الأحزاب:٥٦]

''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔''

فائدہ: ......لفظ صلاۃ جب عَلیٰ کے صلہ کے ساتھ آئے تو اس کے تین معانی ہوتے ہیں:

1. کسی کی طرف محبت سے متوجہ اور مائل ہو جانا۔
2. کسی کی تعریف، مدح وستائش کرنا۔
3. کسی کے حق میں دعا کرنا۔

لہٰذا اہل ایمان کو اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ تم نبی ﷺ کی محبت میں ڈوب جاؤ۔ ان کی مدح وتوصیف کرو اور ان کے لیے مقام محمود کی دعا کرو۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)) ❶

"جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے۔"

13.. عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لانا

عقیدہ ختم نبوت امت کے اجماعی عقائد میں سے ہے، عہد نبوت سے لے کر آج تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا ہے کہ نبی ﷺ بلا کسی تاویل کے خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔

قرآن مجید کی تقریباً ایک سو آیات، اور تقریباً دو سو دس احادیث سے عقیدہ ختم نبوت کا مسئلہ ثابت ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور اجماع اُمت:

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول، اس عقیدہ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں اور اس کا منکر یقیناً اجماع اُمت کا منکر ہے۔" ❷

علامہ سید محمود آلوسی رحمہ اللہ خاتم النبیین کی توضیح اس طرح بیان کرتے ہیں:

"جو شخص عقیدہ ختم نبوت کا انکاری ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔" ❸

عقیدہ ختم نبوت قرآنی آیات کی روشنی میں:

پہلی آیت:...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ [سورۃ الأحزاب:۴۰]

"(لوگو!) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ

❶ صحیح، سنن نسائی:۱۲۹۷. ❷ الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۱۲۳.
❸ روح المعانی: ص ۳۹ ج ۲۲.

اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔"

دوسری آیت:...... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدہ:۳]

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔"

تیسری آیت:...... فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ [الأعراف:۱۵۸]

"(اے محمد!) کہو کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف اس خدا کا پیغمبر ہوں۔"

چوتھی آیت:...... ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا﴾ [سبا:۲۸]

"ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

پانچویں آیت:...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾﴾ (آل عمران:۸۱)

"جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت سے دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے۔ فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں:

پہلی حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً)) ❶

’’پہلے انبیاء علیہم السلام ایک خاص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور مجھے تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔‘‘

دوسری حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) ❷

’’میری امت میں تیس بڑے جھوٹے پیدا ہوں گے، جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

تیسری حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ، لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) ❸

’’اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔‘‘

چوتھی حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ)) ❹

’’آخر قیامت کے روز لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔‘‘

پانچویں حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ،

❶ صحيح البخاري:٣٣٥. ❷ صحيح، سنن ابو داؤد:٤٢٥٢.

❸ صحيح، مستدرك حاكم:٤٤٩٥. ❹ صحيح البخاري:٤٦١٢.

وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ)) ❶

’’میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹایا جائے گا، میں حاشر ہوں کہ میرے بعد حشر برپا ہوگا۔ میں عاقب ہوں، عاقب وہ ہے، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔‘‘

چھٹی حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ)) ❷

’’میں آخری نبی ہوں، اور میری مسجد (نبوی) آخری مسجد ہے۔‘‘

ساتویں حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ)) ❸

’’میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے ایک گھر بنایا، بہتر اور خوبصورت بنایا سوائے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کے۔ لوگ اس گھر کو گھوم پھر کر دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی (کہ اس کی خوبصورتی مکمل ہو جاتی) اب میں ہی وہ اینٹ ہوں، میں آخری نبی ہوں۔‘‘

آٹھویں حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ)) ❹

’’مجھے تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا ہے اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔‘‘

❶ صحيح البخاري: ٣٥٣٢، صحيح مسلم: ٢٣٥٤.

❷ صحيح مسلم:١٣٩٤.

❸ صحيح البخاري: ٣٥٣٥، صحيح مسلم: ٢٢٨٦.

❹ صحيح مسلم: ٥٢٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں حدیث:...... نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ)) ❶

"نبوت میں سے (میری وفات کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوش خبریاں رہ جائیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا: خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے خواب۔"

عقیدہ ختم نبوت سلف صالحین رحمہم اللہ کے اقوال کی روشنی میں:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خلیفہ بننے کے بعد لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا كِتَابَ بَعْدَ الْقُرْآنِ وَلَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ" ❷

"اے لوگو! قرآن کے بعد نہ کوئی کتاب ہے اور نہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہے۔"

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے زمانے میں ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں سے مہلت مانگی کہ وہ اپنی نبوت کی نشانیاں پیش کرے گا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِهِ ﷺ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي." ❸

"جس نے اس سے نشانی طلب کی اس نے کفر کیا اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"كُلُّ مَنْ أَقَرَّ بِنُبُوَّةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ أَقَرَّ بِأَنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَأَقَرَّ بِتَأْبِيدِ شَرِيعَتِهِ وَمَنَعَهَا مِنْ نَسْخِهَا." ❹

"جو کوئی بھی ہمارے نبی محمد ﷺ کی نبوت کا اقرار کرے وہ اس بات کا بھی اقرار کرے گا کہ آپ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، آپ کی شریعت ابدی ہے اور منسوخ ہونے سے محفوظ ہے۔"

❶ صحيح البخاري: ٦٩٩٠. ❷ البداية: ٩/ ١٩٩.
❸ مناقب امام ابی حنیفہ ج١ ص: ١٦١. ❹ اصول الدين، ص: ١٦٢.

نیا پیغمبر آنے کی عقلی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟

پیغمبر روز بروز پیدا نہیں ہوتے، نہ یہ ضروری ہے کہ ہر قوم کے لیے ہر وقت ایک پیغمبر ہو۔ دراصل ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کی بعثت کے کچھ بنیادی اسباب ہیں جو کہ یہ ہیں:

- پہلے پیغمبر کی تعلیمات وہدایات مٹ گئی ہوں اور اُس کو پھر نئے سرے سے پیش کرنے کی ضرورت ہو۔
- پہلے پیغمبر کی تعلیم مکمل نہ ہو اور اس میں ترمیم یا اضافہ کی ضرورت ہو۔
- پہلے پیغمبر کی تعلیم ایک خاص قوم تک محدود ہو اور دوسری قوموں کے لیے دوسرے پیغمبر کی ضرورت ہو۔
- پہلے پیغمبر کی مدد کے لیے دوسرا پیغمبر بھیجا جائے۔
- پچھلے نبی کی شریعت اپنے وقت کے تقاضوں کے مطابق ہوتی ہے، بعد کے ادوار کی ضروریات اور تقاضوں کی تکمیل کی صلاحیت اس میں نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ نئے نبی کی بعثت کے ذریعہ اس کا انتظام فرماتا اور ایسی شریعت نازل فرماتا ہے جو موجودہ وقت کے تقاضوں کی تکمیل کی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہو۔

ان میں سے ایک بھی وجہ اب باقی نہیں رہی، اسی بنا پر نبی محمد بن عبداللہ ﷺ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے (یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والا) اب دنیا کو کسی دوسرے نبی کی ضرورت ہرگز نہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کے متعلق اہم نکات:

- لوگوں میں سب سے بڑا گمراہ اور منحرف وہ آدمی ہے جو ختم نبوت کا انکار کرے۔
- عقیدہ ختم نبوت سورج اور دن کی روشنی سے زیادہ واضح ہے لہٰذا عقیدہ ختم نبوت کی صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل مانگنے سے ہی انسان کافر ہو جاتا ہے۔

◎ ایمان بالرسول میں سب سے بڑا کفر اور شرک عقیدہ ختمِ نبوت میں کسی کو شریک کرنا ہے۔

آخر میں حبِ رسول ﷺ کے دعویداروں سے یہ بات پھر عرض کرنا ہے کہ اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول ﷺ صرف چند عبادات تک محدود نہیں بلکہ یہ اطاعتِ رسول ﷺ ساری زندگی پر محیط ہے۔ نماز کی ادائیگی میں جس طرح اتباع سنت مطلوب ہے اسی طرح اخلاق و کردار میں بھی اتباع سنت مطلوب ہے۔ جس طرح روزے اور حج کے مسائل میں اتباع سنت ہونی چاہیے۔ اسی طرح کاروبار اور باہمی لین دین میں بھی یہ مطلوب ہے۔ ایصال ثواب، زیارت قبور، شادی بیاہ، خوشی وغمی ہر موقع پر اتباع سنت ضروری ہے۔ منکرات کے خلاف جہاد ہو یا حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا معاملہ ہو۔ سنت رسول ﷺ ہر جگہ جاری ہونی چاہیے۔

اے کاش! مسلمان ان پُرفتن حالات میں دشمنانِ اسلام وملک کی غلامی اور تہذیبی جال سے نکل کر ایمان بالرسول اور محبت رسول ﷺ کے تقاضوں سے مکمل آگاہی حاصل کریں۔

کاش! مسلمان اسلامی شعار، اسلامی تعلیمات کی حفاظت اور نشر واشاعت کو اپنا فرض اول سمجھیں اور ناموسِ رسالت کو جان و مال، بیوی، بچوں، والدین اور دنیا جہاں کی ہر شے سے زیادہ ضروری سمجھیں۔

اے اللہ! ہمیں نبی کریم ﷺ کی سچی محبت نصیب فرما۔ اور آخرت میں ہم سب کو اور ادارے کے تمام معاونین ومحبین کو خاتم النّبیین ﷺ کا پڑوس عطا فرما! آمین ثم آمین

حافظ شفیق الرحمان زاہد

۲۵ صفر ۱۴۳۹ھ

15 نومبر 2017 بروز بدھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شعبہ تحقیق و تالیف الحکمہ انٹرنیشنل لاہور پاکستان

کے زیر اہتمام سلسلۃ الکتاب والحکمۃ کی اصلاحی کتب

ناشر
الحکمۃ انٹرنیشنل پاکستان لاہور
AL-HIKMAH TRUST
www.alhikmahinternational.com
alhikmah.intl@gmail.com
Al-hikmah International
0301-4843312